

خشوع کا معنی

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

الْخُشُوعُ: خُشُوعُ الْقَلْبِ. وَكَذَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ

(تفسیر ابن کثیر)

خشوع: دل کے خشوع کو کہتے ہیں۔ یہی بات ابراہیم نخعی نے بھی کہی ہے۔

جنید رحمہ اللہ کہتے ہیں

الْخُشُوعُ تَذَلُّ الْقُلُوبِ لِعَلَامِ الْغُيُوبِ

(الخشوع واثرہ فی بناء الأمة - سلیم الہلالی)

خشوع دل کو علام الغیوب کے تابع کرنے کو کہتے ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

خَاشِعُونَ: خَائِفُونَ سَاكِنُونَ.

وَكَذَا رُوِيَ عَنْ مُجَاهِدٍ، وَالْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، وَالزُّهْرِيِّ

(تفسیر ابن کثیر)

خشوع اختیار کرنے والے یعنی جبرہ کرڈرنے والے۔ اور یہی بات مجاہد، حسن اور قتادہ نے بھی ہے۔

حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں

كَانَ خُشُوعُهُمْ فِي قُلُوبِهِمْ، فَغَضُّوا بِذَلِكَ أَبْصَارَهُمْ، وَخَفَضُوا الْجَنَاحَ.

(تفسیر ابن کثیر)

صحابہ رضی اللہ عنہم کا خشوع ان کے دل میں تھا اسی وجہ سے ان لوگوں نے اپنی نظروں کو نیچے کر لیا اور اپنے آپ کو نرم بنا لیا۔

نماز میں خشوع

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ

الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ

(مؤمنون: ۱-۲)

یقیناً مومنین کامیاب ہو گئے، جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔

وہ دل برا ہے جس میں خشوع نہ ہو

اللہ کے رسول ﷺ کہتے تھے

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ

وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا

..... اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس علم سے جو فائدہ مند نہ ہو اور اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور اس نفس سے جو آسودہ نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول

نہ کی جائے۔

(احمد، مسلم، نسائی، زبید بن ارقم) (صحیح الجامع: ۱۲۸۶)

اعضاء میں خشوع

وَإِذَا رَكَعَ قَالَ

اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اَمَنْتُ وَلَكَ اَسَلْتُ

خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخْي وَعَظْمِي وَعَصْبِي

اللہ کے رسول ﷺ جب رکوع کرتے کہتے اے اللہ میں تیرے لئے رکوع کرتا ہوں اور تجھ ہی پر ایمان رکھتا ہوں اور تیری فرمانبرداری کرتا ہوں میرا کان، میری آنکھ، میرا دماغ، میری ہڈی اور میرے پٹھے تیرے لئے خشوع اختیار کرتے ہیں۔
(مسلم: صلاۃ المسافرین وقصرھا: باب الدعاء فی صلاۃ اللیل و قیامہ: علی بن ابی طالب)

منافق والاشوع

ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

اِسْتَعِذُّوْا بِاللّٰهِ مِنْ خُشُوْعِ النِّفَاقِ .

قَالُوْا : وَمَا خُشُوْعِ النِّفَاقِ ؟

قَالَ اَنْ تَرَى الْجَسَدَ خَاشِعًا وَالْقَلْبَ لَيْسَ بِخَاشِعٍ .

تم اللہ سے منافقت والے خشوع سے پناہ مانگو، لوگوں نے کہا: منافقت والاشوع کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: تم جسم کو خشوع اختیار کئے ہوئے دیکھو اور دل میں خشوع نہ ہو۔
(الاشوع فی الصلاۃ لابن رجب)

نماز میں مکمل خشوع اختیار کرنے کی اہمیت

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عَلَى عِبَادِهِ

مَنْ اَحْسَنَ وُضُوئَهُنَّ وَصَلَاتَهُنَّ لَوْفِيَتْهُنَّ

فَاَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ (وَسُجُودَهُنَّ) وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَغْفِرَ لَهُ

وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ

اِنْ شَاءَ غُفِرَ لَهُ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ

اللہ رب العالمین نے اپنے بندوں پر پانچ نمازوں کو فرض کیا ہے، جس نے ان کے وضو اور ان نمازوں کو اچھی طرح پورا کیا پس ان کے رکوع (اور ان کے سجدوں) کو اور ان کے خشوع کو مکمل رکھا تو اللہ کے اس سے وعدہ ہے کہ اس کی مغفرت کر دی جائے اور جو ایسا نہ کرے تو اللہ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں اگر وہ چاہے تو اسے معاف کرے اور اگر چاہے تو اسے عذاب دے۔

(ابوداؤد، بیہقی: عبادہ بن الصامت) (صحیح الجامع: ۳۴۳۲، صحیح) جو دونوں قوس کے درمیان ہے اور احمد میں ہے، تعلق شعیب الارنؤوط: اس کی سند صحیح ہے اور اس کے رجال ثقہ ہے اور عبد اللہ بن الصنابجی کے علاوہ تمام راوی بخین کے ہیں۔

نمازیوں کے اجر میں کثرت

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

اِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْصَرِفَ وَمَا كُتِبَ لَهُ اِلَّا عَشْرُ صَلَاتِهِ

تُسَعُّهَا ثُمَّ نَمْنَهَا سُبْعُهَا سُدُسُهَا خُمُسُهَا رُبْعُهَا ثُلُثُهَا نِصْفُهَا

بیشک آدمی نماز سے فارغ ہوتا اور اس کے لئے نہیں لکھا جاتا ہے مگر اس کی نماز کا دسواں حصہ یا نوواں یا آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، یا چوتھا، یا تیسرا یا پھر آدھا حصہ لکھا

جاتا ہے۔

(احمد، ابوداؤد، ابن حبان، عمار بن یاسر: حسن) (صحیح الجامع: ۱۶۳۶)

حسان بن عطیہ کہتے ہیں

إِنَّ الرَّجُلَيْنِ لَيَكُونَانِ فِي الصَّلَاةِ الْوَاحِدَةِ
وَأَنَّ مَا بَيْنَهُمَا فِي الْفَضْلِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

بلاشبہ ایک ہی نماز میں دو شخص ہوتے ہیں مگر ان دونوں کی فضیلت میں فرق ایسے ہی ہوتا ہے جیسا کہ آسمان اور زمین کے درمیان ہوتا ہے۔
ابن القیم کہتے ہیں

وَذَلِكَ أَنَّ أَحَدَهُمَا مُقْبِلٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْآخَرُ سَاهٍ غَافِلٌ

اور یہ اس لئے ہوتا ہے کہ ان میں سے ایک اللہ رب العالمین کی جانب متوجہ ہوتا ہے اور دوسرا بے پرواہ اور غافل ہوتا ہے۔
(الوابل الصیب: الالتفات فی الصلاۃ)

لوگوں سے خشوع کا اٹھنا

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

أَوَّلُ شَيْءٍ يُرْفَعُ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْخُشُوعُ حَتَّى لَا تَرَى فِيهَا خَاشِعًا

سب سے پہلے جو چیز اس امت سے اٹھائی جائے گی وہ خشوع ہے یہاں تک کہ تم ان میں خشوع کو نہیں دیکھو گے۔
(طبرانی: ابودرداء) (صحیح: صحیح الجامع: ۲۵۶۹)

دل کو اللہ کے لئے خالی کرنے کی فضیلت

ایک حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے وضو کو اچھی طرح کرنے کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمِدَ اللَّهَ وَاتَّنى عَلَيْهِ وَمَجَدَّهُ بِاللَّذَى هُوَ لَهُ أَهْلٌ

وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلَّهِ إِلَّا أَنْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَةٍ تَهْ كَهَيْئَةِ تَه يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

اگر وہ کھڑا ہو اور نماز پڑھے اور اللہ کی حمد بیان کرے اور اللہ کی تعریف اور بزرگی بیان کرے جس کا وہ اہل ہے اور اپنے دل کو اللہ کے لئے خالی کر لے تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو کر لوٹتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔
(مسلم: صلاۃ السافرین و قصرھا: ۸۳۲)

عبادت میں احسان کی فضیلت

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

إِلْحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ

احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو یہ خیال کر لو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔
(مسلم، سنن ترمذی، (عمر) (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، ابوبریرہ) (صحیح: صحیح الجامع: ۲۷۶۳) (لفظ بخاری کے ہیں) تفسیر القرآن: اللہ تعالیٰ کا فرمان: إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ: ۴۷: ۲۷)

نماز میں یہاں وہاں متوجہ ہونا

ایک حدیث میں زکریا علیہ السلام کا قول ہے

وَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَكُمْ وَرَزَقَكُمْ فَأَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا

وَأَمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَإِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا تَلْفُتُوا

فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقْبَلُ بَوَجهِهِ عَلَى عَبْدِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ

بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہیں روزی دی ہے پس تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور میں تم کو نماز کا حکم دیتا ہوں اور جب تم نماز کیلئے کھڑے ہونا تو یہاں وہاں متوجہ نہ ہونا کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے جب تک کہ وہ کہیں متوجہ نہ ہو۔
(احمد، تارخ الخلفاء، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، حارث بن حارث الاشعری (صحیح الجامع: ۲۳۰: ۱۷۲))

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے نماز میں یہاں وہاں دیکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: وہ اچکنا ہے، کہ جسے شیطان بندے کی نماز سے اچک لیتا ہے۔
(بخاری: الاذان: ۷۵۱)

نماز میں آسمان کی جانب نگاہ اٹھانے والے کی مذمت

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا

مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ

فَاسْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى قَالَ

لَيَنْتَهَنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ

ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو اپنی نماز میں ان کی نگاہوں کو آسمان کی جانب اٹھاتے ہیں پس آپ نے اس بارے میں سخت بات کہی یہاں تک کہا کہ یا تو وہ اس سے رک جائیں گے یا پھر ان کی نگاہوں کو اچک لیا جائے گا۔
(بخاری: الاذان: ۷۵۰)

رکوع اور سجدے کو پورا کرنا واجب ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

لَا تُجْزِئُ صَلَاةُ الرَّجُلِ حَتَّى يُقِيمَ ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

آدمی کی نماز کافی نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ کو سیدھا کر لے۔

(ابوداؤد: ۷۲۹، ترمذی: ابو سعود البدری) (صحیح الجامع: ۲۳۳: ۷۲۳)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

الصَّلَاةُ ثَلَاثَةٌ أَثْلَاثٌ :

الطُّهُورُ ثُلُثٌ، وَالرُّكُوعُ ثُلُثٌ، وَالسُّجُودُ ثُلُثٌ .

فَمَنْ أَدَّاهَا بِحَقِّهَا قَبِلَتْ مِنْهُ، وَقَبِلَ مِنْهُ سَائِرُ عَمَلِهِ،

وَمَنْ رَدَّتْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ رُدَّ عَلَيْهِ سَائِرُ عَمَلِهِ

نماز کے تین حصہ ہیں: پاکی ایک حصہ اور رکوع دوسرا حصہ اور تیسرا حصہ سجدے ہیں، تو جس نے اسے اس کے حق کے ساتھ ادا کیا تو اس کی نماز قبول کی جائے گی، اور اس

کے سارے اعمال قبول کئے جائیں گے، اس جس کی نماز کر دی گئی تو اس کے سارے عمل رد کر دیئے جائیں گے۔ (بزار: ابو ہریرہؓ) (حسن صحیح: الترغیب: ۵۳۹)
 حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنے رکوع اور سجدے کو پورا نہیں کر رہا تھا تو جب اس نے اپنی نماز کو پورا کیا تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ تم نے نماز
 نہیں پڑھی، اور کہا کہ اگر تم مر گئے تو محمد ﷺ کے طریقہ پر نہیں مرو گے۔ (بخاری: ۳۸۲)

اس شخص کی مذمت جو اپنی نماز میں چوری کرے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

أَسْوَأُ النَّاسِ سَرَقَةً الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ
 قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ
 قَالَ لَا يَتِمُّ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا
 - أَوْ قَالَ - لَا يُقِيمُ صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

لوگوں میں سب سے برا چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرے، لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اور کیسے کوئی اپنی نماز میں چوری کرے گا، اللہ کے رسول ﷺ نے
 فرمایا: جو اپنے رکوع اور سجدے کو پورا نہ کرے یا کہا کہ رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ کو درست نہ رکھے۔
 (احمد، حاکم، ابوقادہ) (طیالسی، احمد، مسند ابی یعلیٰ، ابوسعید) (صحیح الجامع: ۹۸۶)